Rabwah

مختصر كتاب الكبائر

باللغة الأردية

مختصر كتاب الكبائر

www.islamhouse.com

مختصر کتاب الکبائر

(باللغة الأردية)

تالیف

امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ

ترجمہ

سعید أحمد قمر الزماں

تصحیح و تخریج

ابو اسعد قطب محمد الاثری

طباعت واشاعت

دفتر تعاون برائے دعوت و توعیۃ الجالیات ربوہ، ریاض

مملکت سعودی عرب

ایڈیشن ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۰۰۹ء

۲۳۷۸

۱۴۳۰ھ مطابق ۲۰۰۹ء

دفتر تعاون برائے دعوت و توعیۃ الجالیات، ربوہ

ٹیلیفون: ۴۹۱۶۰۶۵-۴۴۵۴۹۰۰

انٹرنیٹ سائٹ کا پتہ:

www.islamhouse.com

۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹م

لأي سؤال أو اقتراح أو تصحيح يرجى مراسلتنا من الموقع التالى:

www.islamhouse.com

المكتب التعاونى للدعوة وتوعية الجاليات بالربوة

هاتف: ٤٤٥٤٩٠٠ - ٤٩١٦٠٦٥

عنوان الموقع:

www.islamhouse.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

إنّ الحَمْدَ لِلّٰهِ، نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِيْنُهُ ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِا للّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِىَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَّ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَشَرِيْكَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَمَّا بَعْدُ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ﴾ (آل عمران:۱۰۲).

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔“

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ (النساء:۱)

”اے لوگو! اپنے پروردگار کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تم (سب) کو ایک ہی جان سے پیدا کیا، اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا، اور ان دونوں سے بہ کثرت مرد اور عورتیں پھیلا دیے، اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس کے واسطہ سے ایک دوسرے سے مانگتے ہو، اور قرابتوں کے باب میں بھی (تقویٰ اختیار کرو) بیشک اللہ تم پر نگراں ہے۔“

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا☆ يُصْلِحْ لَكُمْ

أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا﴾ (الأحزاب: ٧٠-٧١).

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور راستی کی بات کرو (اللہ) تمہارے اعمال درست کردے گا اور تمہارے گناہ معاف کردے گا اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی سووہ بڑی کامیابی کو پہنچ گیا۔"

امابعد:

بہترین کلام اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے، اور بہترین طریقہ رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے، اور بدترین چیزیں بدعتیں ہیں اور (دین میں) ہر ایجاد کردہ چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے۔

ارشادالٰہی ہے:

﴿إِن تَجْتَنِبُواْ كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُم مُّدْخَلاً كَرِيمًا﴾ (النساء: ٣١).

"اگر تم ان بڑے گناہوں سے جس سے تم منع کیے گئے ہو بچتے رہے تو ہم تمہارے چھوٹے گناہ دور کردیں گے، اور تمہیں ایک عزت کی جگہ داخل کردیں گے۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے، تو وہ اس کو اپنی مرضی اور فضل وکرم سے جنت میں داخل کرے گا، کیونکہ صغیرہ گناہ پنج وقتہ نمازوں، نماز جمعہ، اور رمضان کے روزوں کی پابندی کی وجہ سے معاف کردیے جاتے ہیں، اس بات کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

«الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ

مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ » (مسلم: ۲۳۳).

'' پنج وقتہ نمازیں، جمعہ سے جمعہ تک، اور رمضان سے رمضان تک کی عبادتیں اس درمیان کے سارے گناہوں کے لئے کفارہ ہوتی ہیں، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔''

اس سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ گناہ کبیرہ سے احتراز انتہائی اہم چیز ہے (اس تنبیہ کے ساتھ کہ توبہ واستغفار کے بعد گناہ کبیرہ باقی نہیں رہ جاتا، اور گناہ صغیرہ مسلسل کرنے سے صغیرہ برقرار نہیں رہتا جیسا کہ اہل علم نے بیان فرمایا ہے)

کبیرہ گناہوں سے احتراز واجتناب کے لئے ہمیں ان کا جاننا انتہائی ضروری ہے، چنانچہ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''لوگ رسول اللہ ﷺ سے نیکیوں کے متعلق پوچھا کرتے تھے، لیکن میں برائیوں کی بابت دریافت کیا کرتا تھا اس اندیشہ سے کہ وہ مجھے لاحق نہ ہو جائیں'' (بخاری: ۷۰۸۴)۔

کسی شاعر نے کہا ہے:

عَرَفْتُ الشَّرَّ لاَ لِلشَّرِّ لٰكِنْ لِتَوَقِّيْهِ

وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفِ الْخَيْرَ مِنَ الشَّرِّ يَقَعُ فِيْهِ

میں نے شر کی واقفیت برائے شر نہیں حاصل کی ہے بلکہ اس سے بچنے کے لئے کی ہے، کیونکہ جو شخص خیر وشر میں تمیز نہیں کرتا وہ شر کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔

لہٰذا ہم نے یہ مفید سمجھا کہ ان کبیرہ گناہوں کی تفصیلات کا تذکرہ کردیں جن کو امام شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور کتاب ''الکبائر'' میں جمع فرمایا ہے، ان کے علاوہ کچھ اور کبائر کا اضافہ کردیں جنہیں دوسرے علماء نے اپنی اپنی کتابوں میں متفرق

مقامات پر بیان کیا ہے، تاکہ ہم ان سے اجتناب واحتراز کی کوشش کریں۔ اس سلسلہ میں ہم نے قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ایک دو دلیلیں پیش کرنے پر اکتفا کیا ہے، اور بعض گناہ کبیرہ جن کا مفہوم ومعنی پوری طرح واضح نہ تھا ان کی مختصر سی تشریح وتوضیح بھی کر دی ہے۔

اس سے پہلے میں نے کتاب ''الکبائر'' کی تلخیص کر کے اسے کتاب ''الطریق الی الجنۃ'' کے پہلے حصہ میں مستقل فصل کے طور پر شامل کیا تھا، لیکن اُس وقت کتاب ''الکبائر'' کا ایک ناقص نسخہ میرے سامنے تھا، بعد میں استاذ محی الدین مستو کی تحقیق کے ساتھ مؤسسہ علوم القرآن کا شائع کردہ محقق اور کامل نسخہ مجھے دستیاب ہو گیا، چنانچہ اس میں موجود اضافوں سے میں نے اس نئے ایڈیشن میں استفادہ کیا ہے۔

اخیر میں اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ، اور صفات علیا کے ذریعے اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس رسالہ کو خود میرے اور سارے مسلمانوں کے لئے نفع بخش، اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

کبائر کی تعریف:

بعض لوگ گناہ کبیرہ صرف ان سات چیزوں کو ہی سمجھتے ہیں جن کا بیان ''سات کبیرہ گناہ'' والی حدیث میں ہوا ہے، حالانکہ یہ صحیح نہیں، کیونکہ یہ ساتوں چیزیں دیگر گناہ کبیرہ کے ضمن میں ہیں، اور اس کے معنی یہ نہیں ہوتے کہ ''کبائر'' صرف ان سات چیزوں میں محدود ہیں، اسی سلسلہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ ان کی تعداد ستر تک پہنچ جاتی ہے نہ کہ یہ صرف سات تک محدود ہیں۔

کتاب ''الکبائر'' کے مصنف امام شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سات گناہ کبیرہ والی حدیث میں کبائر کو محدود نہیں کر دیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ وغیرہ نے کبیرہ گناہوں کی یوں تعریف کی ہے:

''گناہ کبیرہ ہر اس گناہ کو کہتے ہیں جس کے مرتکب کے لئے دنیا میں کوئی سزا مقرر کی گئی ہو، یا آخرت میں کوئی وعید سنائی گئی ہو۔''

شیخ الاسلام نے کبیرہ گناہ کی تعریف میں اتنا مزید اضافہ کیا ہے:

''یا اس کے مرتکب سے ایمان کی نفی کی گئی ہو، یا اس کے حق میں ملعون وغیرہ جیسے الفاظ استعمال کئے گئے ہوں۔''

حاصل کلام یہ ہے کہ علماء کے قول کے مطابق توبہ واستغفار کے بعد گناہ کا وجود نہیں رہتا، اور گناہ صغیرہ کا مسلسل ارتکاب کرنے سے وہ صغیرہ نہیں رہ جاتا۔

بعض علماء نے گناہ کبیرہ کے جو اعداد وشمار پیش کیے ہیں ان کی تعداد ستر یا اس سے بھی زیادہ ہے۔

کبیرہ گناہوں کا بیان

(۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا:

شرک کی دو قسمیں ہیں:

۱-شرک اکبر:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت کرنا، یا کسی طرح کی عبادت غیر اللہ کے لئے کرنا "شرک اکبر" کہلاتا ہے، مثلاً غیر اللہ کے لئے ذبح کرنا، پکارنا، وغیرہ۔ مشرکین اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ بعض دوسری چیزوں کی بھی عبادت کیا کرتے تھے۔

اس کے گناہ کبیرہ ہونے کی دلیل مندرجہ ذیل آیت کریمہ ہے:

﴿إِنَّ اللّهَ لاَ يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاء﴾ (النساء:٤٨)

"اللہ اس کو تو بیشک نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے لیکن اس کے علاوہ جس کسی کو چاہے گا بخش دے گا۔"

مزید معلومات کے لئے کتاب "فتح المجید شرح کتاب التوحید" کا مطالعہ کریں۔

۲-شرک اصغر:

اعمال صالحہ میں ریاکاری، اور دکھاوے کو شرک اصغر کہتے ہیں، اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ☆ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلاتِهِمْ سَاهُونَ ☆ الَّذِينَ هُمْ يُرَاؤُونَ ☆ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ﴾ (الماعون:٤-٧)

''سو بڑی خرابی ہے ایسے نمازیوں کے لئے جو اپنی نماز کو بھلا بیٹھے ہیں (اور) جو ایسے ہیں کہ ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیزوں کو بھی روکے رہتے ہیں۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

«أنا أغنى الشُرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلاً أشْرَكَ فِيْه مَعِيَ غيري، ترَكْتُه وَشِرْكَهُ» (مسلم: ٢٩٨٥).

''میں تمام شرکاء میں شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں، اگر کسی نے نیکی کرتے وقت میرے ساتھ کسی اور کو بھی شریک کر دیا تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔'' (یعنی مجھے ایسے عمل کی کوئی ضرورت نہیں جس میں شرک کی آمیزش ہو)۔

(۲) ناحق قتل کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿والذين لا يدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخرَ وَلا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حرّم اللهُ إلا بالْحَقِّ وَلا يَزْنُونَ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا☆ يُضاعفْ لهُ العَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا☆إلا مَن تَابَ وآمن وعمل عملًا صالِحًا﴾ (الفرقان:٦٨-٧٠).

٦-میدان جنگ سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جانا۔

۷-پاک دامن مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔"

(۴) نماز نہ پڑھنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ☆ إلا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا﴾ (مريم: ٥٩-٦٠)

"پھر ان کے بعد ایسے ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو برباد کیا، اور خواہشات کی پیروی کی، سو وہ عنقریب خرابی سے دوچار ہوں گے، بجز اس کے جس نے توبہ کرلی، اور ایمان لے آیا، اور نیک کام کرنے لگا۔"

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

« إنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلاةِ ». (مسلم: ٨٢).

"آدمی اور کفر و شرک کے درمیان بس نماز چھوڑ دینے کا فرق ہے۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے: « الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ الصَّلاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ ». (ترمذي: ٢٦٢١) صحيح.

"ہمارے اور ان (منافقین) کے درمیان نماز کا معاہدہ ہے، تو جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔"

(۵) زکاۃ نہ دینا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّهُ

''اور جو اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو نہیں پکارتے، اور جس (انسان کی) جان کو اللہ نے حرام قرار دے دیا ہے اسے قتل نہیں کرتے مگر ہاں حق پر، اور نہ زنا کرتے ہیں، اور جو کوئی ایسا کرے گا اس کو سزا سے سابقہ پڑے گا، قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھتا جائے گا، اور اس میں ہمیشہ ذلیل ہو کر پڑا رہے گا، مگر جو توبہ کرلے اور ایمان لے آئے، اور نیک کام کرتا رہے۔''

(۳) جادو ٹونا کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَلَكِنَّ الشَّيْاطِينَ كَفَرُواْ يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾ (البقرة:١٠٢)

''البتہ شیطان (ہی) کفر کرتے تھے، وہ لوگوں کو سحر (جادوگری) کی تعلیم دیتے تھے۔''

نبی اکرم ﷺ نے سات مہلک امور سے اجتناب کرنے کے بارے میں فرمایا:

«اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إلا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلاتِ» . (بخاري: ٢٧٦٦، مسلم: ٨٩)

۱- اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا۔

۲- جادو ٹونا کرنا۔

۳- بلا جرم کسی کو قتل کرنا۔

۴- سود کھانا۔

۵- یتیم کا مال ہڑپ کر جانا۔

مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُواْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴾ (آل عمران:١٨٠)

"اور جو لوگ اس میں بخل کرتے ہیں جو کچھ اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دے رکھا ہے، وہ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ یہ ان کے حق میں کچھ اچھا ہے، نہیں بلکہ ان کے حق میں (بہت) برا ہے، عنقریب انہیں قیامت کے دن طوق پہنایا جائے گا اس (مال) کا جس میں انہوں نے بخل کیا۔"

(٦) بلا عذر رمضان کے روزے نہ رکھنا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: « بُنِيَ الإِسْلامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ ».(بخاري: ٨، ومسلم: ١٦).

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔"

(٧) استطاعت کے باوجود حج نہ کرنا:

اس کی دلیل مذکورہ بالا حدیث ہے جسے امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے، کیونکہ حج بھی اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے، اور استطاعت رکھتے ہوئے اس کو ادا نہ کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

(٨) ماں باپ کی نافرمانی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلاَهُمَا فَلاَ تَقُل لَّهُمَآ أُفٍّ وَلاَ تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيمًا ☆ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ (الإسراء: ٢٣-٢٤)

"اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں ان دونوں میں سے ایک یا وہ دونوں، تو ان سے اف بھی نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے ادب کے ساتھ بات چیت کرنا اور کہتے رہنا کہ: اے میرے رب! ان پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«ألا أنبئكم بأكبر الكبائر » - ثلاثًا - قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: « الإشراك باللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ »، وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: «ألا وقولُ الزُّورِ» (بخاري: ٢٦٥٤، مسلم: ٨٧).

"کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟" تین بار آپ نے اسی طرح فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: "اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا"، آپ اس وقت تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: "ہاں اور جھوٹی بات یا گواہی بھی۔"

(۹) رشتہ داروں سے ترک تعلق اور ربط ضبط نہ رکھنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِن تَوَلَّيْتُمْ أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ☆ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَى

أَبْصَارَهُمْ﴾ (محمد: ٢٢-٢٣).

''کیا تم لوگوں سے اس کے سوا کچھ توقع کی جاسکتی ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے تو زمین میں فساد برپا کرو گے اور آپس میں قطع رحمی کرلو گے، یہی لوگ تو ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے، سو انہیں بہرا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

« لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ » (بخاري: ٥٩٨٤، مسلم ٢٥٥٦).

''جنت میں رشتوں کو کاٹنے والا شخص نہیں جائے گا۔''

مزید ارشاد فرمایا:

« لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلَكِنْ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا ». (بخاري: ٥٩٩١).

''رشتوں کو جوڑنے والا وہ شخص نہیں جو بدلے میں رشتے استوار کرتا ہے، بلکہ حقیقی معنوں میں رشتوں کو جوڑنے والا وہ ہے جو ٹوٹے ہوئے رشتے استوار کرے۔''

اس لئے میرے بھائی! صلہ رحمی کے لیے آگے بڑھو، باہمی محبت و مودت، زیارت و ملاقات، اور نصرت ومدد کے ذریعہ اسے فروغ دو، اور قدرے ایذا رسانی پر صبر و تحمل سے کام لو، یہی حقیقی معنوں میں صلہ رحمی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(١٠) زناکاری:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلاَ تَقْرَبُواْ الزِّنَى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاء سَبِيلاً﴾ (الإسراء:٣٢).

"اور زنا کے قریب بھی مت جاؤ، یقیناً یہ بڑی بے حیائی ہے، اور بری راہ ہے۔"

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

« إِذَا زَنَى الرَّجُلُ خَرَجَ مِنْهُ الإِيمَانُ كَانَ عَلَيْهِ كَالظُّلَّةِ، فَإِذَا انْقَطَعَ رَجَعَ إِلَيْهِ الإِيمَانُ ». (أبوداود: ٤٦٩٠) صحيح.

"جب کوئی بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر سر کے اوپر سائبان کی مانند ہو جاتا ہے اور جب وہ اس سے باز آجاتا ہے تو لوٹ آتا ہے۔"

مزید ایک حدیث میں ارشاد نبوی ہے:

« فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنَّى، وَتَشْتَهِي، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ» (مسلم: ٢٦٥٧).

"آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، اور زبان کا زنا فحش کلامی ہے، اور ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، اور پیر کا زنا چلنا ہے، اور کان کا زنا سننا ہے، نفس تو خواہش و شہوت کا اظہار کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔"

اور اس دور میں آنکھوں کی زناکاری ٹیلی ویژن پر عورتوں کی ننگی تصویریں دیکھنے سے بھی ہوتی ہے اور اسی وجہ سے ایسے مشاہد و مناظر کا ٹی وی پر بھی دیکھنا حرام قرار دیا گیا ہے۔

ہر جگہ کے اکثر و بیشتر ٹی وی کے پروگرام ایسے ہی مشاہد و مناظر پر مشتمل ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ آمین ۔

(۱۱) لڑکوں کے ساتھ بد فعلی اور عورت کے پاخانہ کی جگہ میں مباشرت کرنا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: « لاَ يَنْظُرُ اللهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلاً أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ ». (ترمذي: ١١٦٥) حسن.

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو نہیں دیکھے گا جو کسی مرد سے صحبت کرے، یا عورت کے دبر (پاخانہ کی جگہ) میں مباشرت کرے۔"

(۱۲) سود خوری:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إِلاَّ كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ﴾ (البقرة:٢٧٥)

"جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ لوگ کھڑے نہ ہو سکیں گے مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح جسے شیطان نے چھو کر بالا و پاگل بنادیا ہو۔"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: « الرِّبَا ثَلاثَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا، أَيْسَرُهَا مِثْلُ أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ، وَإِنَّ أَرْبَى الرِّبَا عِرْضُ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ» (صحيح الجامع: ٣٥٣٩) صحيح.

"سود خوری کے تہتر درجے ہیں، ان میں سب سے خفیف اور ہلکا درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ زنا کرے اور سب سے بڑا سود مسلمان بھائی کی آبروریزی ہے"۔

(۱۳) اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُواْ عَلَى اللَّهِ

وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ﴾ (الزمر:٦٠)

"اور قیامت کے دن ان لوگوں کے چہرے سیاہ دیکھیں گے جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا تھا۔"

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا؛ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنْ النَّار » (بخاري: ١٢٩١، مسلم: ٣).

"جو شخص میری طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرے، تو اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم سمجھ لینا چاہیے"۔

حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اگر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف ایسی جھوٹی بات منسوب کی جائے جس سے حرام حلال ہو جائے، اور حلال حرام ہو جائے تو یہ بلا شبہ کفر محض ہے"۔

(۱۴) یتیم کا مال کھانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا﴾ (النساء:١٠).

"بیشک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں وہ بس اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں، اور عنقریب وہ جہنم میں جائیں گے۔"

(۱۵) میدان جہاد سے بھاگ جانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَن يُوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ إِلاَّ مُتَحَرِّفاً لِّقِتَالٍ

أَوْ مُتَحَيِّزاً إِلَى فِئَةٍ فَقَدْ بَاء بِغَضَبٍ مِّنَ اللّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ (الأنفال:١٦).

''اور جو کوئی ان سے اپنی پشت اس روز پھیرے گا سوائے اس کے کہ پینترا بدل رہا ہو لڑائی کے لئے یا کسی دوسری فوج کی طرف پناہ لے رہا ہو' تو وہ اللہ کے غضب میں آجائے گا، اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے، اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔''

(۱۶) حکمرانوں کی اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ بازی اور ظلم وستم کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُوْلَئِكَ لَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (الشورى:٤٢).

''الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے، اور روئے زمین پر ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں، ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔''

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

«مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا» (مسلم: ١٠١).

''جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

نیز آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

«الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ » (بخاري: ٢٤٤٧، مسلم: ٢٥٧٩).

''ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی شکل میں ہوگا'' (جس کی وجہ سے وہ قیامت کے دن راستہ نہ پائے گا)۔

ایک اور حدیث میں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

« أيما رَاعٍ غشَّ رعيّتَهُ فهُو في النَّارِ »(صحيح الجامع: ٢٧١٣) صحيح.
''جو حکمران اپنی رعایا کے ساتھ دھوکہ بازی کا معاملہ کرے وہ جہنمی ہے''۔

ایک اور حدیث میں آیا ہے:

« مَنْ وَلاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ، احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ، وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ » (أبوداود: ٢٩٤٨) صحيح.

''جو شخص مسلمانوں کے امور کا ذمہ دار ہوا اور وہ ان کی دوستی اور ضروریات اور فقر وفاقے سے بے نیاز ہو گیا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حاکم کی دوستی اور حاجتوں اور فقر وفاقے سے بے نیاز ہو جائے گا۔''

فائدہ: آج ہماری حالت اپنی شامت اعمال کی وجہ سے انتہائی افسوس ناک ہے، کیونکہ ہم نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ چھوڑ دیا ہے، آج اسلامی ملکوں کی تعداد پچاس سے اوپر ہے جن میں مسلمان غیر معمولی تعداد میں آباد ہیں، لیکن ہائے افسوس! کہ ان کی اکثریت سودی کاروبار انتہائی ڈھٹائی سے جائز تصور کر کے کر رہی ہے، شراب نوشی اور زناکاری کے بازار گرم ہیں، اور اس کے علاوہ مختلف قسم کی بے حیائیاں اور برائیاں عام ہیں، اور سب سے بڑھ کر افسوس اس بات کا ہے کہ بہت کم ہی لوگ -الا ماشاء اللہ- منکرات پر نکیر کرتے، اور کسی ملامت کا خوف کئے بغیر دعوت دین دیتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ النَّاسَ رَأَوْا الظَّالِمَ، فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ، أَوْشَكَ أَنْ

يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ» (صحيح الجامع: ١٩٧٤) صحيح.
"جب لوگ کسی ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں، امید کہ اللہ تعالیٰ سارے لوگوں کو اس کی وجہ سے عذاب دے"۔

(١٧) فخر و تکبر اور خود پسندی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ﴾ (النحل:٢٣).

"بیشک وہ (اللہ تعالیٰ) تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔"

جو حق تعالیٰ کے ساتھ تکبر کرتا ہے تو اس کا ایمان کچھ فائدہ مند نہ ہوگا، جس طرح ابلیس لعین نے کیا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: « لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ »، قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا، وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ: « إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ ». (مسلم: ٩١).

"جنت میں وہ شخص نہیں جائے گا جس کے دل میں ذرا سا بھی کبر ہو"۔

اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہر آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے لباس اور جوتے اچھے ہوں، (تو کیا یہ بھی کبر ہے؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جمیل ہے، اور جمال کو پسند فرماتا ہے، کبر و تکبر تو حق کا انکار اور لوگوں کی تحقیر ہے یعنی لوگوں کو ذلیل سمجھنا ہے"۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلا تَمْشِ فِي الأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾ (لقمان:١٨).

''اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر، اور زمین پر اکڑ کر مت چلیں، بیشک اللہ کسی تکبر کرنے والے اور فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔''

نبی اکرم ﷺ سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

« الْعِزُّ إِزَارُهُ وَالْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ، فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ ». (مسلم: ٢٦٢٠)

''عظمت میرا ازار ہے، اور بڑائی میری چادر ہے، جو شخص بھی ان دونوں صفات کے حصول کے لیے مجھ سے منازعت کرے گا اس کو میں جہنم میں ڈال دوں گا''۔

(١٨) جھوٹی گواہی دینا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِينَ لا يَشْهَدُونَ الزُّورَ و﴾ (الفرقان:٧٢).

''اور وہ لوگ جو بیہودہ جھوٹی باتوں کے گواہ نہیں بنتے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: «أَلا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ » - ثَلاثًا - قَالُوا: بَلَى، يا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: « الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ »، وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: «أَلا وَقَوْلُ الزُّورِ» (بخاري: ٢٦٥٤، مسلم: ٨٧).

''کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟'' تین بار آپ نے اسی طرح فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا، ہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: ''اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا''، آپ اس وقت تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا: ''ہاں اور جھوٹی بات یا گواہی بھی۔''

(۱۹) شراب نوشی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (المائدة: ٩٠)

''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت پھانی نکالنے کے اور پانسے کے تیر تو بس نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام ہیں، سو ان سے بچے رہو تا کہ فلاح پاؤ۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ » (مسلم: ٢٠٠٣)

''ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے''۔

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

« لَعَنَ اللَّهُ الْخَمْرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا [وَمُبْتَاعَهَا] وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ ».(أبوداود: ٣٦٧٤) صحيح.

''شراب کے پینے اور پلانے والے، اس کے بیچنے اور خریدنے والے، اس کے نچوڑنے اور نچوڑوانے والے، اسے لے جانے والے اور جس کے لئے لے جائی جائے سب پر اللہ کی لعنت ہو''۔

(۲۰) جوا بازی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْخَمْرُ، وَالْمَيْسِرُ، وَالأَنصَابُ، وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (المائدة: ٩٠)

"اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت پھانی نکالنے کے اور پانسے کے تیر تو بس نری گندی باتیں ہیں، شیطان کے کام ہیں، سو ان سے بچے رہو تا کہ فلاح پاؤ۔"

(۲۱) پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (النور: ٢٣).

"جو لوگ تہمت لگاتے ہیں پاک دامن عورتوں پر جو بے خبر ہیں، ایمان والیاں ہیں، ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں، اور ان کے لئے سخت عذاب رکھا ہوا ہے۔"

"قذف" (تہمت) کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص کسی عورت یا پاکدامن شریف عورت کے متعلق یہ کہے کہ وہ زناکار ہے یا اسی جیسے نامناسب الفاظ استعمال کرے۔ واللہ اعلم.

(۲۲) مال غنیمت میں خیانت کرنا:

بیت المال اور زکاۃ کے اموال سے بغیر کسی استحقاق کے کسی چیز کے لے لینے کو اسلام میں غلول کہتے ہیں، اسی طرح سے کسی نے مال غنیمت کی تقسیم سے قبل کوئی چیز لے لی، یا امام المسلمین کی اجازت کے بغیر بیت المال یا زکوۃ کی رقم سے جو فقراء و مساکین کے لئے مخصوص ہیں ان میں سے کوئی چیز حاصل کر لی، تو وہ قیامت کے دن اسے اپنی

گردن پر لادے ہوئے حاضر ہوگا۔

اسی کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (آل عمران:١٦١)

''اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کی ہوئی چیز کو حاضر کریگا۔''

(۲۳) چوری کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُواْ أَيْدِيَهُمَا جَزَاء بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ﴾ (المائدة:٣٨)

''چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو، ان کے کرتوتوں کے عوض، اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا کے طور پر، اور اللہ تعالیٰ بڑی قوت والا اور دانا اور بینا ہے۔''

(۲۴) راہزنی کرنا:

سفر وغیرہ میں لوگوں کا راستہ روک کر بزور طاقت ان کے مال و دولت لوٹ لینا یا ان کے اوپر اور ان کی عزت و آبرو پر اعتدا اور زیادتی کرنا وغیرہ راہزنی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا جَزَاء الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُواْ أَوْ يُصَلَّبُواْ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلافٍ أَوْ يُنفَوْاْ مِنَ الأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ

عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴾ (المائدة: ٣٣)

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں، اور زمین میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں، ان کی سزا بس یہی ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا سولی دیے جائیں، یا ان کے ہاتھ اور پیر مخالف جانب سے کاٹے جائیں، یا وہ ملک سے نکال دیے جائیں، یہ ان کی رسوائی دنیا میں ہوئی اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔“

(۲۵) جھوٹی قسم کھانا:

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

« مَنْ حلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالا، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ » (بخاري: ٢٦٧٣).

”جس شخص نے جھوٹی قسم اس لئے کھائی تاکہ کسی مسلمان بھائی کا مال اینٹھ لے، تو وہ (قیامت میں) اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا“۔

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

« الْكَبَائِرُ: الإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ» (بخاري: ٦٦٧٥).

”گناہ کبیرہ یہ چیزیں ہیں: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اور والدین کی نافرمانی کرنا، اور کسی نفس کو ناحق قتل کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا“۔

(۲٦) ظلم و ستم کرنا:

ظلم لوگوں کے اموال کو ناجائز اور ظالمانہ طریقے سے حاصل کرنے سے ہوتا ہے

اور لوگوں کے ساتھ گالی گلوچ کرنے اور مارنے پیٹنے اور کمزوروں کے ساتھ زیادتی وغیرہ سے ہوتا ہے، ان سبھی صورتوں میں ظلم وستم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ﴾ (الشعراء:٢٢٧)

"اور عنقریب ان لوگوں کو معلوم ہو جائے گا جنہوں نے ظلم کر رکھا ہے کہ کیسی جگہ ان کو لوٹ کر جانا ہے۔"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

« إتَّقُوا الظُّلْمَ فإنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ » (بخاري: ٢٤٤٧، مسلم: ٢٥٧٨).

"ظلم وستم کرنے سے اجتناب کرو، اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن ظالم کے لیے تاریکی ہی تاریکی کا سبب ہوگا"۔

(۲۷) ظالمانہ ٹیکس وصول کرنا:

اس طرح کی رقم وصول کرنے والا ڈاکوؤں سے مشابہ ہوتا ہے کیونکہ اس میں لوگوں پر زبردستی ٹیکس مسلط کیا جاتا ہے اور ٹیکس کا لگانے والا اور اس کی وصول یابی کرنے والا اور اس کا لکھنے والا، سب کے سب اس جرم میں شریک ہیں، سب حرام خوری کرنے والے ہیں، اور وصولیابی کرنے والا اس ظالمانہ عمل میں سب سے بڑا مددگار ہوتا ہے بلکہ وہ براہ راست خود ظالم ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الأَرْضِ

بِغَيْرِ الْحَقِّ أُوْلَئِكَ لَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (الشورى:٤٢).
''الزام تو ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ،اور زمین پر ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں،ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے''۔

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ: ''کیا تم لوگ جانتے ہو مفلس کون ہے ؟'' لوگوں نے عرض کیا کہ جس کے پاس مال ومتاع نہ ہو، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلاةٍ، وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا؛ فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ؛ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ، فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ » (مسلم: ٢٥٨١).

''حقیقی معنوں میں میری امت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ، زکاۃ وغیرہ لے کر حاضر ہوگا، اور ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ کسی کو دنیا میں گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال ہضم کرلیا ہوگا، کسی کی خونریزی کی ہوگی، یا کسی کو ناحق مارا پیٹا ہوگا، تو جس شخص کو مثلاً اس نے گالی دی ہوگی اسے اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی، اور دوسرے کو مثلاً جس کو اس نے مارا پیٹا تھا اس کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی، پھر اگر مظالم کے ادا ہونے سے پہلے جو اس پر ہیں اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان مظلوموں کے گناہ اس ظالم کے سر ڈال دیے جائیں گے، پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا''۔

(۲۸) حرام خوری کرنا اور مال کے حصول کے لئے جائز وناجائز کی تمیز نہ کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ﴾ (البقرة:١٨٨)

''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ۔''

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

« الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ؛ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ » (مسلم: ١٠١٥).

''ایک شخص جو لمبا سفر کرتا ہے، پراگندہ بال وگرد آلود، اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے کہ اے میرے رب! اے میرے رب! (یعنی گڑگڑا کر دعا کرتا ہے) حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اور اس کا پہننا حرام ہے، اور حرام مال ہی سے اس کی پرورش ہوئی ہے، تو اس کی دعا کس طرح قبول ہوگی؟''

(۲۹) خودکشی کرنا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلاَ تَقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا☆ وَمَن يَفْعَلْ ذَلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللّهِ يَسِيرًا﴾ (النساء: ٢٩-٣٠).

"اور اپنی جانوں کو مت قتل کرو، بیشک اللہ تمہارے حق میں بڑا مہربان ہے، اور جو کوئی ایسا کرے گا سرکشی اور ظلم کی راہ سے تو ہم عنقریب اس کو آگ میں ڈال دیں گے، اور یہ اللہ کے لئے آسان ہے۔"

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: « مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بحَدِيدَةٍ؟ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ شَرِبَ سَمًّا؛ فَقَتَلَ نَفْسَهُ؛ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ؛ فَقَتَلَ نَفْسَهُ؛ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا» (بخاري: ٥٧٧٨، مسلم: ١٠٩).

"جس نے لوہے کی کسی چیز سے خود کشی کرلی تو وہ جہنم کی آگ میں اسی لوہے کے ذریعہ ہمیشہ اپنے پیٹ کو زخمی کرتا رہے گا، اور جس نے زہر پی کر خود کشی کرلی وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ اپنے ہاتھ سے زہر کھاتا رہے گا، اور جس نے پہاڑ سے چھلانگ لگا کر خود کشی کرلی تو وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ چھلانگ لگاتا رہے گا"۔

(٣٠) جھوٹ بولنے کا عادی ہونا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: « إِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا » (بخاري: ٦٠٩٤، مسلم: ٢٦٠٧).

"جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور برائیاں جہنم تک پہنچا دیتی ہیں، اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَنجْعَل لَّعْنَةُ اللّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ (آل عمران:٦١)

''اور ہم جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجیں''۔

(۳۱) اسلامی قوانین کے خلاف فیصلہ کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ﴾ (المائدة: ٤٤).

''اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کریں، تو یہی لوگ کافر ہیں۔''

﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (المائدة:٤٥)

''اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے موافق فیصلہ نہ کریں تو ایسے ہی لوگ ظالم ہیں۔''

﴿وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ فَأُوْلَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾ (المائدة:٤٧)

''اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے (احکام) کے موافق فیصلہ نہ کریں تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔''

(۳۲) رشوت لے کر فیصلہ کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلاَ تَأْكُلُواْ أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُواْ بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُواْ فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالإِثْمِ وَأَنتُمْ

تَعْلَمُونَ﴾ (البقرة:۱۸۸).

''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر مت کھاؤ، اور نہ اسے حکام تک پہنچاؤ اس غرض سے کہ تمہیں لوگوں کے مال کا ایک حصہ ظالمانہ طریقے سے کھانے کا موقع ملے در آں حالیکہ تم جان رہے ہو۔''

نبی اکرم ﷺ کی حدیث میں ہے :

« لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي ». (أبوداود: ۳۵۸۰) صحيح

''رشوت دینے، اور رشوت لینے والے دونوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے''۔

نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« مَنْ شَفَعَ لأَخِيهِ بِشَفَاعَةٍ، فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا، فَقَبِلَهَا، فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا ». (أبوداود: ۳۵٤۱) حسن.

''جس نے اپنے کسی بھائی کی کوئی سفارش کی، اور کی اس نے اس سفارش کے بدلے میں سفارش کرنے والے کو کوئی چیز ہدیہ میں دی اور اس نے اسے قبول کر لیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے میں داخل ہو گیا''

(۳۴) عورتوں اور مردوں کا باہمی مشابہت اختیار کرنا:

نیز ایک حدیث میں ہے:

« لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنْ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ، وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنْ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ ». (بخاري: ۵۸۸۵).

''رسول اللہ ﷺ نے ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں، اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں لعنت فرمائی ہے۔''

(۳۴) دیوث صفت (بے غیرت) ہونا:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« ثَلاثَةٌ لا يَنْظُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ، وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ، وَالدَّيُّوثُ» (النسائي: ٢٥٦٣) حسن صحيح.

"تین طرح کے لوگ ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ دیکھے گا، ایک ماں باپ کا نافرمان، دوسری وہ عورت جو مردوں کی مشابہت اختیار کرے، تیسرا دیوث (بے غیرت)"۔

دیوث: اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی بیوی کے ساتھ بے حیائی وزناکاری وغیرہ کو (نعوذ باللہ) جانتے یا دیکھتے ہوئے بھی خاموش رہے، یا اسے روشن خیالی سمجھے۔ واللہ أعلم۔

(۳۵) حلالہ کرنا اور کروانا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« لَعَنَ اللَّهُ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ »(أبوداود: ٢٠٧٦) صحيح.

"حلالہ کرنے والوں اور کروانے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے، اور پھر اسے اپنی زوجیت میں لانا چاہے، چنانچہ وہ اپنی بیوی کو دوبارہ اس وقت تک اپنی زوجیت میں نہیں لاسکتا جب تک وہ عورت کسی دوسرے مسلمان سے نکاح نہ کرلے، پھر وہ شوہر اپنی مرضی سے اسے شرعی طلاق دے دے، اس کے بعد وہ عورت اپنے سابقہ شوہر کے پاس نیا نکاح کر کے واپس آسکتی ہے۔

اور محلل (حلالہ کرنے والا) وہ ہے جو کسی عورت سے ظاہری طور پر نکاح کرتا ہے تاکہ سابقہ شوہر کے لئے اس کی بیوی حلال ہو جائے، انھیں دونوں حلالہ کرنے والے اور کرانے والے کے متعلق حدیث میں لعنت آئی ہے، واللہ أعلم۔

(۳۶) پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا:

یہ عیسائیوں کی عادت ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دفعہ دو قبروں کے پاس سے گذرتے ہوئے فرمایا:

« يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ » (بخاري: ٢١٦، مسلم: ٢٩٢).

"ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑی چیز کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے، ان میں سے ایک قبر والا تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا"۔

جو شخص پیشاب سے اپنے جسم اور کپڑے کو محفوظ نہیں رکھتا، وہ نجس رہتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

﴿وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ﴾ (المدثر: ٤)

"اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے۔"

اس لئے مسلمان بھائیوں کو مذکورہ واقعہ سے عبرت و سبق حاصل کرنا چاہئے، اور اپنے جسم اور کپڑوں کو پیشاب وغیرہ کی نجاست سے بچانا چاہئے، اور اگر بلا ارادہ لگ جائے تو فوراً اس سے پاکی حاصل کرنا چاہئے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس بلا سے ہم سب کو محفوظ رکھے، وہ بڑا رحم کرنے والا ہے۔

(۳۷) جانور کے چہرے کا داغنا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

« أَمَا بَلَغَكُمْ أَنِّي [قَدْ] لَعَنْتُ مَنْ وَسَمَ الْبَهِيمَةَ فِي وَجْهِهَا أَوْ ضَرَبَهَا فِي وَجْهِهَا؟ » (أبوداود: ٢٥٦٤) صحيح.

"کیا تمہیں یہ بات نہیں پہنچی ہے کہ میں نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو جانوروں کے چہرے کو داغ دے، یا ان کے چہرہ پہ مارے"۔

(۳۸) دنیا طلبی کے لیے علم حاصل کرنا، اور علم چھپانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَئِكَ يَلعَنُهُمُ اللّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللاعِنُونَ☆إِلاَّ الَّذِينَ تَابُواْ وَأَصْلَحُواْ وَبَيَّنُواْ فَأُوْلَئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ (البقرة: ١٥٩-١٦٠).

"بیشک جو لوگ چھپاتے ہیں اس چیز کو جو کہ ہم کھلی ہوئی نشانیوں اور ہدایت کے طور پر نازل کر چکے ہیں، بعد اس کے کہ ہم اسے لوگوں کے لئے کتاب میں بیان کر چکے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے، اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں، البتہ جو لوگ توبہ کرلیں اور اپنے طرز عمل کو درست اور ظاہر کردیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کو میں معاف کردوں گا اور میں بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا رحم والا ہوں۔"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ لِيَصْرِفَ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ، فَهُوَ فِي النَّارِ» (ابن ماجه: ٢٥٣) حسن.

”جس شخص نے علم سیکھا تاکہ بے وقوفوں سے بحث و مباحثہ کرے، یا علماء پر فخر کرے، یا لوگوں کو اپنی جانب مائل کرے، تو وہ جہنم میں ہوگا“۔

دوسری حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

« مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لا يَتَعَلَّمُهُ إِلا لِيُصِيبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا، لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ » (أبوداود: ٣٦٦٤) صحيح.

”جس شخص نے ایسا علم صرف دنیاوی مقصد کے لئے سیکھا جس سے اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے، تو وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا“۔

(۳۹) خیانت کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَخُونُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُواْ أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ (الأنفال:٢٧).

”اے ایمان والو! خیانت نہ کرو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ، اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو، درانحالیکہ تم جانتے ہو۔“

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: « لا إيمانَ لمنْ لا أَمَانَةَ لَهُ، وَلا دِينَ لمنْ لاعَهَدَ لَهُ » (صحيح الجامع: ٧١٧٩) حسن.

”جس میں امانتداری نہیں وہ ایمان دار نہیں، اور جس میں وفاداری نہیں وہ دیندار

نہیں۔"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

«أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ» (بخاري: ٣٤، مسلم: ٥٨)

"چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے، اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق ہی ہے، جب تک اسے نہ چھوڑ دے، (وہ یہ ہیں) جب اسے امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے، اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے، اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے، اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے"۔

(۴۰) احسان جتلانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تُبْطِلُواْ صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالأذَى﴾ (البقرة:٢٦٤).

"اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر باطل نہ کرو"۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

«ثَلاثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمْ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ، قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ثَلاثَ مِرَارًا، قَالَ أَبُوذَرٌ، خَابُوا وَخَسِرُوا، مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ » (مسلم: ١٠٦).

''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین طرح کے لوگوں سے نہ تو بات کرے گا اور نہ انہیں دیکھے گا، اور نہ ہی انہیں (گناہوں) سے پاک وصاف کرے گا، اور مزید بر آں ایسے لوگ دردناک عذاب سے دو چار ہوں گے: (پہلا) وہ شخص جو ٹخنے سے نیچے کپڑے پہنے (دوسرا) وہ شخص جو احسان جتلا کر کسی کو کچھ دے (تیسرا) وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال فروخت کرے''۔

(۴۱) قضاو قدر کا انکار کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ (القمر:٤٩).

''ہم نے ہر چیز کو (ایک خاص) اندازے سے پیدا کیا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: « لايَدْخُلُ الجَنَّةَ عَاقٌّ، وَلا مُدْمِنُ خَمْرٍ، وَلا مُكَذِّبٌ بِقَدَرٍ» (مسند أحمد: ٦/ ٤٤١) حسن.

''والدین کی نافرمانی کرنے والا، اور تقدیر کا انکار کرنے والا، اور شراب نوشی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

(۴۲) تجسّس کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلا تَجَسَّسُوا﴾ (الحجرات:١٢).

''اور تجسّس نہ کیا کرو۔''

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

« وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، أَوْ يفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ، وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ » (بخاري: ٧٠٤٢).

''اور جو شخص دوسرے لوگوں کی بات سننے کے لئے کان لگائے جو اسے پسند نہیں کرتے یا اس سے بھاگتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جو کوئی تصویر بنائے گا اسے عذاب دیا جائے گا اور اس پر زور دیا جائے گا کہ اس میں روح بھی ڈالے جو وہ نہیں کر سکے گا''۔

(۴۳) چغل خوری:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلا تُطِعْ كُلَّ حَلافٍ مَّهِينٍ ☆ هَمَّازٍ مَّشَّاء بِنَمِيمٍ﴾ (القلم: ١٠-١١)

''اور آپ ایسے شخص کا بھی کہنا نہ مانئے گا جو بڑی قسمیں کھانے والا ہے، ذلیل ہے، طعنہ باز ہے، چغل خوری کرتا پھرتا ہے۔''

''نمام'' (چغلخور) اسے کہتے ہیں جو فساد پھیلانے کی غرض سے لوگوں کے مابین اِدھر کی باتیں اُدھر کرے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بار دو قبروں کے پاس سے گذرتے ہوئے فرمایا: « يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: بَلَى، كَانَ أَحَدُهُمَا لا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ » (بخاري: ٢١٦، مسلم: ٢٩٢).

''ان دونوں قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے، اور یہ عذاب کسی بڑی چیز کی وجہ سے نہیں

ہو رہا ہے، ان میں سے ایک قبر والا تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا"۔

(۴۴) لعن طعن کرنا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

« سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ » (بخاري: ٤٨).

"مسلمان کو گالی دینا فسق ہے، اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا لَعَنَ شَيْئًا، صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ دُونَهَا، ثُمَّ تَهْبِطُ إِلَى الأَرْضِ، فَتُغْلَقُ أَبْوَابُهَا دُونَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِينًا وَشِمَالا، فَإِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ إِلَى الَّذِي لُعِنَ، فَإِنْ كَانَ لِذَلِكَ أَهْلا وَإِلا رَجَعَتْ إِلَى قَائِلِهَا » (أبوداود: ٤٩٠٥) حسن.

"بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے، تو یہ لعنت آسمان پر چڑھتی ہے، تو آسمان کے دروازے اس کے سامنے بند ہو جاتے ہیں، پھر وہ اتر کر زمین پر آتی ہے، تو اس کے دروازے بھی بند ہو جاتے ہیں پھر وہ دائیں بائیں گھومتی ہے، پھر جب اسے کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ اس کی طرف پلٹ آتی ہے جس پر لعنت کی گئی تھی، اب اگر وہ اس کا مستحق ہوتا ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ وہ کہنے والے کی طرف ہی پلٹ آتی ہے"۔

اے میرے بھائی! آپ کو یہ جان لینا چاہیے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ کسی مسلمان پر لعنت بھیجنا حرام ہے، خواہ کیسے بھی حالات پیدا ہو جائیں۔ ہاں عمومی طور پر برے اخلاق و صفات والوں پر لعنت کی جاسکتی ہے، جیسے کوئی یہ کہے: (لعن الله

الظالمین، لعن اللہ الکافرین، لعن اللہ المصورین) ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو، کافروں پر اللہ کی لعنت ہو، تصویر بنانے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔(لعنت کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری)

(۴۵) غداری اور بے وفائی کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا، إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ» (بخاري: ٣٤، مسلم: ٥٨)

”چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے، اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق ہی ہے، جب تک اسے نہ چھوڑ دے، (وہ یہ ہیں) جب اسے امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے، اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے، اور جب (کسی سے) عہد کرے، تو اسے پورا نہ کرے، اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے“۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

« لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ أَلَا وَلَا غَادِرَ أَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرِ عَامَّةٍ » (مسلم: ١٧٣٨).

”قیامت کے دن ہر نقض عہد کرنے والے کے ساتھ ایک جھنڈا ہو گا جو اس کی عہد شکنی کے بہ قدر بلند کی جائے گی، سنو! عوام کے امیر سے بڑھ کر نقض عہد کرنے والا کوئی نہیں ہو سکتا“۔

(۴۶) کاہنوں اور نجومیوں کی تصدیق کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ » (ترمذي: ١٣٥) صحيح.

"جو کسی حائضہ کے پاس آیا یعنی اس سے جماع کیا، یا کسی عورت کے پاس پیچھے کے راستے (پاخانہ کی جگہ) سے آیا، یا کسی کاہن نجومی کے پاس (غیب کا حال جاننے کے لیے) آیا، تو اس نے ان چیزوں کا انکار کیا جو محمد (ﷺ) پر نازل کی گئی ہیں"۔

نیز نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ أَتَى عَرَّافًا؛ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ، لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً » (مسلم: ٢٢٣٠).

"جو کسی عراف کے پاس جائے، اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے، تو اس کی چالیس رات تک نماز قبول نہ ہوگی"۔

(۴۷) شوہر کی نافرمانی کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاللاَّتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُواْ عَلَيْهِنَّ سَبِيلاً إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا﴾ (النساء:٣٤).

"اور جن عورتوں سے تمہیں نافرمانی اور بد دماغی کا اندیشہ ہو تو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں بستروں میں تنہا چھوڑ دو، اور انہیں مارو، پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرنے لگیں تو

ان کے خلاف بہانے نہ ڈھونڈو بیشک اللہ بڑی رفعت والا، اور بڑی عظمت والا ہے۔"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« إذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إلَى فِرَاشِهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ، لَعَنَتْهَا الْمَلائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ » (بخاري: ٥١٩٣، مسلم: ١٤٣٦).

"جب شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے، اور وہ آنے سے (ناراضگی کی وجہ سے) انکار کردے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت بھیجتے ہیں"۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« لَوْكُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللَّهِ، لأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا، وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ، لَمْ تَمْنَعْهُ »
(ابن ماجه: ١٨٥٣) حسن صحيح.

"اگر میں اللہ کے علاوہ کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے، عورت اپنے رب کا حق ادا نہیں کرسکتی جب تک کہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرلے، اور اگر شوہر عورت سے جماع کی خواہش کرے، اور وہ کجاوے پر سوار ہو تب بھی وہ شوہر کو منع نہ کرے"۔

اسی طرح ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

«لا يَنْظُرُ اللهُ إلى امرَأةٍ لاتَشْكُرُ لزَوجِهَا، وَهي لاتَسْتَغْنِي عَنْهُ »
(مستدرك للحاكم: ٢٧٧١) صحيح.

"اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نہیں دیکھے گا جو اپنے شوہر کی شکر گذار نہیں ہوتی

حالانکہ وہ اس سے مستغنی نہیں ہو سکتی ہے"۔

اس لئے ہر مسلمان خاتون کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شوہر کی خوشنودی حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے، اور اس کی ناراضگی کے اسباب سے گریز کرے، اور اگر وہ کسی شرعی وفطری اعذار جیسے حیض ونفاس اور روزوں کے ایام میں نہیں ہے، تو شوہر کو اپنی خواہشات پوری کرنے دے، اور ہمیشہ شرم وحیا کے زیور سے آراستہ رہے اور شوہر کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے، اور اس کی ناراضگی سے بچنے کو متاع حیات سمجھے۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اے عورتو! تمہیں اپنے اپنے شوہروں کے حقوق کا صحیح اندازہ ہو جائے تو تم میں ہر عورت اپنے چہرے کی گال سے شوہر کے قدموں کے گرد وغبار صاف کرے گی۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ؛ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ؛ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ » (مسلم: ٢٧٣٧).

"میں نے جنت میں جھانکا تو دیکھا کہ اہل جنت کی اکثریت فقرا کی ہے، پھر میں نے جہنم میں جھانکا تو دیکھا کہ وہاں اکثریت عورتوں کی ہے"۔

امام ذہبی رحمہ اللہ اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"عورتوں کے اس کثرت سے جہنم میں جانے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اور اپنے شوہروں کی فرمانبرداری میں کوتاہی کرتی ہیں، اور بکثرت بے پردگی میں ملوث ہوتی ہیں، اور بے پردگی کے معنی یہ ہیں کہ جب وہ باہر نکلنے کا ارادہ کرتی

ہیں تو اچھے سے اچھے لباس زیب تن کرتی ہیں اور اچھی طرح بناؤ سنگھار کر کے حسن وجمال کا مظاہرہ کرتے ہوئے نکلتی ہیں اور لوگوں کو فتنہ میں ڈالتی ہیں اور اگر وہ اپنے طور پر شر و فتنہ سے محفوظ رہتی ہیں لیکن لوگ ان کے فتنہ سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: « الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ » (ترمذي: ١١٧٣) صحيح.

"عورت پردہ میں رہنے والی چیز ہے، جب وہ باہر نکل جاتی ہے تو شیطان اسے تکنے لگتا ہے۔"

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"عورت جب اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظیم الشان ہوتی ہے، عورت کے لیے رضائے الٰہی کے حصول کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ وہ چراغ خانہ رہے، اور شوہر کی اطاعت کرے، اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔" (ملاحظہ ہو: کتاب الکبائر للذہبی، ص:۱۷۶)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

« الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ، وإنَّها إِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ، وإنَّها لاتَكُونُ أقرَبَ إلى اللهِ مِنْهَا في قَعْرِ بَيْتِهَا » (صحيح ابن خزيمه: ١٦٨٥) صحيح الإسناد.

"عورت پردہ میں رہنے والی چیز ہے اور جب وہ اپنے گھر سے باہر نکل جاتی ہے تو شیطان اسے تکنے لگتا ہے، حالانکہ وہ اپنے گھر کی کوٹھری میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قریب ترین رہتی ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: « مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ أَضَرُّ عَلَى الرِّجَالِ مِنْ النِّسَاءِ » (مسلم: ٢٧٤٠).

''میں نے اپنے بعد عورتوں سے زیادہ بڑا فتنہ نہیں چھوڑا جو مردوں کے لیے مضرت رساں ہو''۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« لاَ تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا، إلاَّ قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ: لاَتُؤْذِيهِ، قَاتَلَكِ اللَّهُ، فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ؛ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا » (ترمذي: ١١٧٤) حسن.

''جو عورت بھی اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف پہنچاتی ہے تو (جنت کی) بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے اس کی بیوی کہتی ہے: تو اسے تکلیف نہ دے، اللہ تجھے ہلاک کرے، یہ تو ویسے بھی تیرے پاس بس مسافر ہے، قریب ہے کہ یہ تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آجائے''۔

اس لئے ایک مسلمان خاتون کے لئے زیادہ مناسب ہے کہ وہ چراغ خانہ بنی رہے، اور اللہ تعالیٰ کی عبادت گذار، اور ایسے شوہر کی مطیع وفرمانبردار رہے، اور اس کے حقوق کی رعایت کرے، اور اس کے ساتھ بداخلاقی نہ کرے۔

اس سلسلہ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

«ثَلاَثَةٌ يَدْعُونَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ فَلاَيُسْتَجَابُ لَهُمْ: رَجُلٌ كَانَتْ تَحْتَه امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الخُلُقِ، فَلَمْ يُطَلِّقْهَا، وَرَجُلٌ كَانَ لَه عَلَى رَجُلٍ مَالٌ، فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ آتَى سَفِيْهًا مَالَه وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَلاَ

تُؤْتُواْ السُّفَهَاء أَمْوَالَكُمُ﴾(النساء: ٥).(صحیح الجامع: ۳۰۷۵) صحیح.

"تین طرح کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں لیکن ان کی دعائیں قبول نہیں کی جاتیں، ایک وہ شخص ہے جس کے نکاح میں کوئی بد خلق عورت ہو لیکن وہ اس کو طلاق نہیں دیتا، دوسرا وہ شخص ہے جس کا مال کسی کے ذمہ ہو لیکن وہ اس پر گواہ نہیں بناتا، تیسرا وہ شخص ہے جو کسی بیوقوف کو مال عطا کرتا ہے، حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلاَ تُؤْتُواْ السُّفَهَاء أَمْوَالَكُمُ﴾ (النساء: ٥) "اور کم عقلوں کو اپنا مال نہ دے دو۔"

مذکورہ بالا ساری حدیثیں عورت کے ذمہ شوہر کے حقوق کی اہمیت کو بتاتی ہیں۔ ہم نے اس مسئلہ پر قدرے تفصیل سے اس لیے روشنی ڈال دی ہے کیونکہ موجودہ دور میں مسلمان عورتوں میں مغربی تہذیب وتمدن اور امریکی اور یورپی فاجرہ و فاحشہ عورتوں کی تقلید بڑھتی جارہی ہے، اور وہ بھی ان کی طرح بے حیائی وبے پردگی سے بن ٹھن کر سیر و تفریح کے لئے گھروں سے باہر نکلنے لگی ہیں، اور انہوں نے اپنے شوہروں کی نافرمانی میں مغربی عورتوں کی تقلید شروع کردی ہیں، اور بہت سے مرد نما شوہروں کے امور ان کی عورتوں کے ہاتھ میں ہوگئے ہیں، اللہ تعالیٰ ایسی صورتحال سے پناہ میں رکھے، اور پردہ دار نیک خواتین کی تعداد میں اضافہ فرمائے۔

میری نصیحت ہے کہ اے مسلمان بھائی! آپ پردہ نشین اور دیندار عورت سے شادی کریں جو اپنی اور آپ کی عزت و آبرو اور مال ودولت کی حفاظت کرے، اور جو بن ٹھن کر اور خوشبو میں معطر ہو کر نہ نکلے، اور آپ کی فرمانبردار ہو کیونکہ جس کشتی کے ناخدا دو ہوتے ہیں وہ غرق آب ہو جاتی ہے۔

اسی طرح اپنی بیوی کو خیر و بھلائی کی نصیحت کرتے رہنا چاہئے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاء، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاء » (بخاري: ٣٣٣١، مسلم: ١٤٨٦).

"عورتوں کو خیر و بھلائی کی باتوں کی تاکید کرتے رہنا چاہئے، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور پسلی کا سب سے ٹیڑھا حصہ اوپر ہوتا ہے، تو اگر تم اس کو سیدھا کرنے لگو گے تو توڑ دو گے، اور اگر اسی طرح چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی، اس لئے عورتوں کو خیر و بھلائی کی تاکید کرتے رہا کرو"۔

اسی طرح عورتوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے احکام کی اتباع کا حکم دینا چاہیے اور ان تمام باتوں اور عادات سے اجتناب کی تاکید کرنی چاہیے جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے، کیونکہ یہی جنت تک لے جانے والا راستہ ہے۔

(۴۸) کپڑوں، دیواروں اور پتھروں پر تصویریں بنانا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: « مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ، وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ » (بخاري: ٧٠٤٢).

"جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں وہ قیامت کے دن عذاب سے دوچار ہوں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جو تصویریں بنائی تھیں، ان کو زندہ کرو حالانکہ وہ اسے زندہ نہ کر سکیں گے"۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ، وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ لِي عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهَا تَمَاثِيلُ، فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَتَكَهُ، وَقَالَ: أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ، قَالَتْ: فَجَعَلْنَاهُ وِسَادَةً أَوْ وِسَادَتَيْنِ » (بخاري: ٥٩٥٤، مسلم: ٢١٠٧).

"رسول اللہ ﷺ سفر (غزوہ تبوک) سے تشریف لائے، میں نے اپنے گھر کے سائبان پر ایک پردہ لٹکا دیا تھا، اس پر تصویریں تھیں، جب آپ نے دیکھا تو اسے کھینچ کے پھینک دیا، اور فرمایا: "قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ لوگ گرفتار ہوں گے جو اللہ کی مخلوق کی طرح خود بھی بناتے ہیں"۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ پھر میں نے پھاڑ کر اس پردہ کی ایک یا دو تکیے بنالیں۔

(۴۹) مصیبت کے وقت نوحہ گری (ماتم) اور سینہ کوبی کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: « لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ » (بخاري: ١٢٩٧، مسلم: ١٠٣).

"جو شخص چہرے کو زد و کوب کرے، اور گریبان پھاڑے، اور جاہلانہ نعرہ بازی کرے، وہ ہم سے نہیں ہے۔"

(۵۰) سرکشی کرنا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُم عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (الشوری:٤٢)

"الزام توان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین پر ناحق سرکشی کرتے پھرتے ہیں، ایسوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللهَ أوحَى إِليّ أَنْ تَواضَعُوا حَتّى لا يَفْخَرَ أحَدٌ عَلَى أحَدٍ، ولاَيَبْغِي أحَدٌ عَلَى أحَدٍ » (مسلم: ٢٨٦٥).

"اللہ تعالیٰ نے میرے پاس یہ وحی بھیجی ہے کہ لوگ باہمی طور پر تواضع اور انکساری سے پیش آئیں تاآنکہ کوئی کسی پر فخر ومباہات نہ کرے، اور کوئی کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرے۔"

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ تَعالَى لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الآخِرَةِ، مِثْلُ الْبَغْيِ، وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ » (أبوداود: ٤٩٠٢) صحيح.

"ظلم وبغاوت اور قطع رحمی (رشتہ ناتا توڑنے) جیسا کوئی اور گناہ نہیں ہے، جو اس لائق ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے مرتکب کو اسی دنیا میں سزا دے باوجود اس کے کہ اس کی سزا اس نے آخرت میں رکھ چھوڑی ہو"۔

(۵۱) کمزور، غلاموں، باندیوں، بیویوں اور جانوروں پر ظلم وزیادتی کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «مَنْ ضَرَبَ غُلامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ، أَوْ لَطَمَهُ، فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ » (مسلم: ١٦٥٧).

"جس نے اپنے غلام کی کسی ایسے فعل پر پٹائی کی جسے اس نے نہیں کیا تھا، یا اسے طمانچہ مارا، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے آزاد کردے۔"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا » (مسلم: ٢٦١٣).

''اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو لوگوں کو دنیا میں عذاب دیتے ہیں۔''

(۵۲) پڑوسی کو تکلیف دینا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ » (مسلم: ٤٦).

''وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے پڑوسی اس کی ایذارسانی سے محفوظ نہ ہوں۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: « مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ، حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ » (بخاري: ٦٠١٤، مسلم: ٢٦٢٤).

''مجھے جبرئیل علیہ السلام بار بار پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھے خیال پیدا ہونے لگا کہ آپ اس کو وارث بنادیں گے۔''

(۵۳) مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا اور گالیاں دینا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا﴾ (الأحزاب:٥٨).

''اور جو لوگ ایذا پہنچاتے رہتے ہیں ایمان والوں کو اور ایمان والیوں کو بغیر اس کے کہ انہوں نے کچھ کیا ہو تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بار (اپنے اوپر) لیتے ہیں۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ».

"قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین شخص وہ ہوگا جس کے شر سے محفوظ رہنے کی خاطر لوگوں نے اس سے قطع تعلق کر لیا ہو۔"

(۵۴) ٹخنوں سے نیچے کپڑے پہننا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« مَا أَسْفَلَ مِنْ الْكَعْبَيْنِ مِنْ الإِزَارِ فَفِي النَّارِ » (بخاري: ٥٧٨٧).

"جو ازار (لنگی، پاجامہ، پینٹ) ٹخنوں سے نیچے لٹکائی جائے وہ آگ میں ہوگی"۔

ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: « لا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا » (بخاري: ٥٧٨٨، مسلم: ٢٠٨٥).

"اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نگاہ نہیں کرے گا جس کا ازار تکبر کی وجہ سے نیچے لٹکتا ہو۔"

افسوس کہ موجودہ دور میں اس کی وبا عام ہو گئی ہے، بس اللہ جس پر رحم فرمائے وہی اس وبا سے محفوظ ہے، لوگوں کے کپڑے عام طور پر ٹخنوں سے نیچے ہوتے ہیں، بسا اوقات زمین تک پہنچ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس بد عملی سے محفوظ رکھے۔

(۵۵) سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ » (مسلم: ٢٠٦٥).

"جس نے سونے یا چاندی کے برتن میں پیا، وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ کے گھونٹ اتارتا ہے"۔

(٥٦) مردوں کا ریشم اور سونے کے ملبوسات اور مصنوعات استعمال کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لا خَلاقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ » (بخاري: ٥٨٣٥، مسلم: ٢٠٦٨).

"وہی شخص دنیا میں ریشمی لباس زیب تن کرتا ہے جس کا آخرت (کے ملبوسات) میں کوئی حصہ نہیں۔"

نیز نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

« حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي، وَأُحِلَّ لإِنَاثِهِمْ » (ترمذي: ١٧٢٠) صحيح.

"میری امت کے مردوں پر ریشمی لباس اور سونا پہننا حرام کردیا گیا ہے، اور عورتوں کے لئے یہ چیزیں حلال کی گئی ہیں۔"

(٥٧) غلام کا اپنے مالک کے پاس سے بھاگ جانا:

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

« إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلاةٌ » (مسلم: ٧٠).

"جب غلام بھاگ جاتا ہے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے:

« أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ، فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ» (مسلم: ٦٨).

''جو غلام اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جائے، اس نے کفر کیا یہاں تک کہ وہ اپنے آقا و مالکان کے پاس واپس آجائے'' (یہاں کفر کے معنی ناشکری کے ہیں)۔

(۵۸) غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرنا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

« لَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ » (مسلم: ١٩٧٨).

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت فرمائی ہے جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا ہو''۔

غیر اللہ کے لئے ذبح کرنے کی شکل یہ ہے کہ کوئی شخص ذبح کرتے وقت یہ کہے کہ یہ جانور شیطان یا کسی بت یا فلاں شیخ وغیرہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں۔

(۵۹) جان بوجھ کر اپنے آپ کو باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ؛ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ » (بخاري: ٦٧٦٦، مسلم: ٦٣).

''جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو جنت اس پر حرام ہے''۔

(۶۰) فضول بحث ومباحثہ کرنا:

فضول بحث ومباحثہ کا مطلب ہے کہ کسی کے کلام میں عیب جوئی کرنا تاکہ اس کی

نااہلیت ثابت کر کے تحقیر کی جائے، اور اپنی قابلیت کا اظہار کیا جائے۔ ایک
حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

«وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهُ، لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللّٰهِ حَتَّى يَنْزِعَ [عَنْهُ] »(ابوداود: ٣٥٩٧) صحيح.

"جس شخص نے کسی باطل مسئلہ پر کٹھ حجتی کی حالانکہ وہ اس کی (صحیح صورتحال) سے واقف ہے تو وہ برابر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے دوچار رہتا ہے، تاآنکہ اس سے باز آجائے۔"

ایک اور حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: « مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلا أُوتُوا الْجَدَلَ » (ترمذي: ٢٣٥٣) حسن.

"کوئی قوم ہدایت یافتہ ہونے کے بعد اس وقت گمراہ ہو جاتی ہے جب وہ بحث ومباحثہ میں پڑ جاتی ہے۔"

(٦١) ضرورت سے زائد پانی کا روکنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: « مَنْ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ، أو كَلأً، مَنَعَهُ اللهُ فَضْلَهُ يَومَ القِيَامَةِ » (مسند أحمد: ٢/ ١٧٩) صحيح لغيره.

"جس شخص نے ضرورت سے زائد پانی یا سبزیوں کو (کسی کو دینے سے) روک لیا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے فضل وکرم کو اس سے روک لیں گے۔"

(٦٢) ناپ تول میں کمی وبیشی کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ☆الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُواْ عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ☆وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ﴾ (المطففين:١-٣)

''بڑی خرابی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں کے لئے کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں (تو) پورا ہی لیں، اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔''

(٦٣) تدبیر الٰہی سے بے خوف و بے فکر ہو جانا:

نبی اکرم ﷺ کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

« يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ »

''اے دلوں کے پلٹنے والے ہمارے قلوب کو اپنے دین پر ثابت رکھ''۔

چنانچہ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ! آپ کو ہمارے بارے میں خطرہ ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: « إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أُصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللهِ، يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ» (ترمذي: ٢١٤٠) صحيح.

''سارے قلوب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، ان کو جس طرح چاہتا ہے الٹتا پلٹتا رہتا ہے۔''

اس لئے میرے بھائی! آپ کو اپنے ایمان اور عمل صالح اور نماز و روزے اور تمام عبادات، خواہ وہ کتنی ہی زیادہ اور اچھی ہوں، ان کے پیش نظر عجب اور خود پسندی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہ سب سراسر فضل الٰہی ہے، وہ پلک جھپکنے میں سلب کر سکتا ہے اور ان انعام و اکرام سے تم محروم بھی ہو سکتے ہو، اور اس طرح قلوب خیر و برکت سے خالی ہو سکتے ہیں۔

اس لئے خود پسندی اور احساس برتری سے اجتناب کرنا چاہیے، بعض نادان لوگ

کہنے لگتے ہیں کہ ہم فلاں شخص سے افضل ہیں کیونکہ ہم کم از کم یہ کام کرتے ہیں، اور وہ یہ بھی نہیں کرتا، حالانکہ اللہ تعالیٰ تمام افعال اور دلوں کے رازوں کو جانتا ہے، بحیثیت ایک سچے مسلمان آپ کو ہمیشہ اللہ کا خوف اور اس کی خشیت اختیار کرنی چاہیئے، اور اپنی کوتاہیوں کا احساس واعتراف کرنا چاہیے، اور اعمال حسنہ کو کم ہی تصور کرنا چاہیے، اور اپنے آپ کو ایسی کیفیت میں رکھنا چاہیئے جس کو نبی اکرم ﷺ نے یوں بیان فرمایا ہے:

« أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ، وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ، وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ » (ترمذي: ٢٤٠٦) صحيح لغيره.

"اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اور اپنے گھر کو کشادہ سمجھو، اور اپنے گناہوں پر گریہ وزاری کرتے رہا کرو۔"

اس لیے اپنے عمل صالح پر بھروسہ نہ کر، اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿أَفَأَمِنُواْ مَكْرَ اللّهِ فَلاَ يَأْمَنُ مَكْرَ اللّهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ﴾ (الأعراف:٩٩).

"کیا یہ لوگ اللہ کی خفیہ تدبیروں سے بے خوف ہوگئے ہیں، سو اللہ کی تدبیر سے کوئی بھی بے خوف نہیں ہوتا، بجز ان لوگوں کے جو گھاٹے میں آچکے ہیں۔"

اور اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ حصول عافیت کے لئے دعائیں کرتے رہا کرو اور ہمیشہ یہ دعا:

« يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ » کو دہراتے رہا کرو، اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہا کرو کہ آپ کا خاتمہ آپ کے سب سے بہتر عمل پر ہو۔

(۶۴) مردار جانور اور سور کا گوشت کھانا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿قُل لاَّ أَجِدُ فِي مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ﴾ (الأنعام:١٤٥).

''آپ کہہ دیجئے کہ مجھ پر جو وحی آئی ہے اس میں تو میں (اور) کچھ حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو، یا بہتا ہوا خون ہو، یا سور کا گوشت ہو کیوں کہ وہ بالکل ہی گندہ ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: «مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ، فَكَأَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ» (مسلم: ٢٢٦٠).

''جس شخص نے نرد (شطرنج) کھیلا، گویا اس نے سور کے گوشت اور اس کے خون میں اپنا ہاتھ رنگ لیا۔''

جب نبی اکرم ﷺ سور کے گوشت اور خون سے ہاتھ آلودہ ہونے کو گناہ ہی نہیں بلکہ گناہ کبیرہ فرمارہے ہیں تو اس کا کھانا، اور استعمال کرنا معاذ اللہ کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔

(٦٥) نماز جمعہ اور جماعت کا چھوڑنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنْ الْغَافِلِينَ » (مسلم: ٨٦٥).

''لوگ جمعوں کو چھوڑنے سے باز آجائیں، ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگادے گا، پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے''۔

دوسری حدیث میں ارشاد ہے: « مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ، فَلَمْ يَأْتِهِ، فَلاصَلاةَ لَهُ، إِلا مِنْ عُذْرٍ » (ابن ماجه: ۷۹۳) صحيح.

"جس شخص نے اذان سنی، اور (مسجد میں) نہیں آیا، تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی مگر عذر کے وقت۔"

(٦٦) اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے مایوس ہونا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّهُ لاَ يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللّهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ﴾ (يوسف:۸۷).

"اللہ کی رحمت سے مایوس تو بس کافر ہی لوگ ہوتے ہیں۔"

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« لايمُوتَنَّ أحَدُكُم إلا وَهُو يُحسِنُ باللهِ الظَّنَّ » (مسلم: ۲۸۷۷).

"تم میں ہر ایک شخص اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتے ہوئے وفات پائے۔"

(٦٧) مسلمان کو کافر ٹھہرانا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: « إِذَا كَفَّرَ الرَّجُلُ أَخَاهُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا» (بخاري: ٦١٠٣، مسلم: ٦٠).

"جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہہ کر مخاطب کیا تو ان میں سے کوئی ایک اس کا مستحق ہو گیا۔"

(٦٨) مکروفریب اور دھوکہ بازی:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلا بِأَهْلِهِ ﴾ (فاطر:٤٣).

''اور بری چالوں کا وبال انہیں چال والوں پر پڑتا ہے۔''

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«المَكْرُ وَالخَدِيعَةُ فِي النَّارِ » (الشعب: ٢/ ١٠٥) صحيح.

''مکر و فریب اور دھوکہ بازی کا حشر جہنم ہے۔''

(٦٩) مسلمانوں کے خلاف جاسوسی اور ان کی پردہ دری کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلا تُطِعْ كُلَّ حَلافٍ مَّهِينٍ☆هَمَّازٍ مَّشَّاء بِنَمِيمٍ﴾ (القلم:١٠-١١)

''اور آپ ایسے شخص کا بھی کہنا نہ مانیں جو بڑا قسمیں کھانے والا ہے، ذلیل ہے، طعنہ باز ہے، چغل خوری کرتا پھرتا ہے۔''

ایک طویل حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد ہے:

« وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيهِ، أَسْكَنَهُ اللَّهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتَّى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ » (أبوداود: ٣٥٩٧) صحيح.

''جس نے کسی مسلمان کے متعلق ایسی بات کہی جو اس کے اندر نہیں پائی جاتی، اللہ تعالیٰ اسے جہنمیوں کے پیپ اور پسینہ میں ٹھہرائے گا تاوقتیکہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔''

(٧٠) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو برا بھلا کہنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«لا تسبُّوا أصْحابي، فلوْ أنّ أحدكُمْ أنْفق مثل أُحُدٍ ذهبًا ما بلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، ولا نصيفهُ » (بخاري: ٣٦٧٣، مسلم: ٢٥٤١).

"میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو، قسم ہے اس ذات پاک کی! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی شخص احد (پہاڑ) کے برابر بھی (اللہ کے راستے میں) سونا خرچ کرے تب بھی ان کے (خرچ کیے گئے) ایک مد یا نصف مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔"

نیز ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: « مَنْ سَبَّ أصْحَابِي، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ، والملائِكَةِ، والنَّاسِ أجْمَعِينَ» (صحيح الجامع: ٦٢٨٥) حسن.

"جس نے میرے صحابہ کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ کی اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔"

(۷۱) ناحق فیصلہ کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«قَاضِيَانِ فِي النَّارِ، وَقَاضٍ فِي الجَنَّةِ، قَاضٍ عَرَفَ الحَقَّ فَقَضَى بِهِ، فَهُو فِي الجَنَّةِ، وَقَاضٍ عَرَفَ الحَقَّ فَجَارَ مُتَعَمِّدًا أو قَضَى بِغَيرِ عِلْمٍ، فَهُمَا فِي النَّارِ » (مستدرك حاكم: ٤/ ١٠٢) صحيح.

"دو قسم کے قاضی جہنم میں جائیں گے، اور ایک قاضی جنت میں جائے گا۔ جس قاضی نے حق تک رسائی حاصل کی اور اس کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنت میں جائے گا، اور جس قاضی نے حق کی معرفت رکھتے ہوئے قصداً ظالمانہ فیصلہ کیا، یا بغیر علم و تحقیق کے (ناحق) فیصلہ کیا، تو یہ دونوں (قسم کے قاضی) جہنم میں جائیں گے۔"

(۷۲) فحش کلامی کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ» (بخاري: ٣٤، مسلم: ٥٨)

"چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے، اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ (بھی) نفاق ہی ہے، جب تک اسے نہ چھوڑ دے، (وہ یہ ہیں) جب اسے امین بنایا جائے تو (امانت میں) خیانت کرے، اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے، اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے، اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے"۔

(۷۳) نسب میں عیب جوئی کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ » (مسلم: ٦٧).

"لوگوں میں دو چیزیں پائی جارہی ہیں اور وہ دونوں ہی چیزیں ان کے لئے کفر کی حیثیت رکھتی ہیں: (۱) کسی کے نسب میں عیب لگانا (۲) کسی میت پر چیخ چلا کر رونا، اور اس کے اوصاف بیان کر کے ماتم کرنا"۔

(۷۴) مردوں پر نوحہ گری کرنا:

مذکورہ بالا حدیث دلیل ہے۔

(۷۵) سنگ میل (راستے کے نشان کا پتھر) مٹا دینا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الأَرْضِ » (مسلم: ١٩٧٨).

"اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر لعنت بھیجی ہے جو راستوں کے سنگ میل مٹا دیتا ہے۔"

(۷۶) کوئی برا طریقہ ایجاد کرنا یا گمراہی کی دعوت دینا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ سَنَّ فِي الإِسْلامِ سُنَّةً سَيِّئَةً، كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا، وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ » (مسلم: ١٠١٧).

"جس شخص نے اسلام میں کوئی بُرا طریقہ ایجاد کیا تو اس پر اس کا اور اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہوگا، جبکہ اس کے کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی۔"

اسی طرح نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

«وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلالَةٍ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لايَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا » (مسلم: ٢٦٧٤).

"جس شخص نے کسی گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس پر اس کا گناہ اتنا ہی ہوگا جتنا اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا ہوگا اور ان کے گناہوں میں سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔"

(۷۷) بال میں بال ملانا اور جسم گدوانا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: « لَعَنَ اللَّهُ الْوَاشِمَاتِ، وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ،

وَالْمُتَنَمِّصَاتِ، وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ تَعَالَى، مَالِي لا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ﴿وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ﴾» (بخاري: ٥٩٣١، مسلم: ٢١٢٥).

"اللہ تعالیٰ نے حسن کے لئے گودنے والیوں، گدوانے والیوں پر، اور چہرے کے بال اکھاڑنے والیوں، پر اور دانتوں کے درمیان کشادگی پیدا کرنے والیوں پر، جو اللہ کی خلقت کو بدلیں ان سب پر لعنت بھیجی ہے، میں بھی کیوں نہ ان لوگوں پر لعنت کروں جن پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور اس کی دلیل کہ رسول اللہ ﷺ کی لعنت خود قرآن مجید میں موجود ہے"۔ آیت ﴿وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ﴾ ہے۔

(٧٨) کسی مسلمان کی طرف دھار دار آلے یا ہتھیار وغیرہ سے اشارہ کرنا:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ أَشَارَ إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ، فَإِنَّ الْمَلائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى يَدَعَهُ، وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لأَبِيهِ وَأُمِّهِ » (مسلم: ٢٦١٦).

"جس نے اپنے بھائی کی طرف دھار دار آلے سے اشارہ کیا تو فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں، اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔"

اس شدید وعید کی توجیہ کرتے ہوئے ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

« فَإِنَّهُ لا يَدْرِي أَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ، فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنْ النَّارِ » (مسلم: ٢٦١٧).

"اس لیے کہ تم میں کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ سے چلوادے

اور وہ (شخص) جہنم کے گڑھے میں جا گرے۔"

(۷۹) حرم محترم میں ملحدانہ کام کرنا:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ (الحج:۲۵)

"اور مسجد حرام سے جس کو ہم نے مقرر کیا ہے لوگوں کے واسطے کہ اس میں رہنے والا اور باہر سے آنے والا، سب برابر ہیں، اور جو کوئی بھی اس کے اندر راستی سے ہٹ کر ظلم کا راستہ اختیار کرے گا، ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔"

قرآن کریم اور سنت طیبہ کی روشنی میں پچھلے صفحات میں بعض ان اہم گناہوں کا تذکرہ تھا جنہیں علماء کرام نے اپنی اپنی تالیفات میں اور خصوصاً امام ذہبی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور و معروف کتاب "الکبائر" میں مدون فرمایا ہے۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ ہم کو ان تمام کبیرہ گناہوں سے محفوظ رکھے جن سے ہم واقفیت رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے، اور ان تمام چیزوں سے اجتناب کی توفیق دے جسے وہ پسند نہیں فرماتا، اور جو کوتاہیاں ہو گئی ہیں انہیں معاف فرمائے۔ نیز ہمیں اس مفلس کے قبیل سے نہ بنائے جس کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا ہے:

« إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلاَةٍ، وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا، وَقَذَفَ هَذَا، وَأَكَلَ مَالَ هَذَا، وَسَفَكَ دَمَ هَذَا، وَضَرَبَ هَذَا، فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ؛ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ، فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي

النَّار » (مسلم: ٢٥٨١).

''حقیقی معنوں میں میری امت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ، زکوۃ وغیرہ لے کر حاضر ہوگا، اور ایسی حالت میں حاضر ہوگا کہ کسی کو دنیا میں گالی دی ہوگی، کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال ہضم کرلیا ہوگا، کسی کی خونریزی کی ہوگی، یا کسی کو ناحق مارا پیٹا ہوگا، تو جس شخص کو مثلاً اس نے گالی دی ہوگی اسے اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی اور دوسرے کو مثلاً جس کو اس نے مارا پیٹا تھا اس کو بھی اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی، پھر اگر مظالم کے ادا ہونے سے پہلے جو اس پر ہیں اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان مظلوموں کے گناہ اس ظالم کے سر ڈال دیے جائیں گے پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا''۔

اس لیے ہر مسلمان بھائی کو اپنا ذاتی محاسبہ کرنا چاہیے، قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے محاسبہ فرمائیں، لہٰذا ہر دن یا ہر ہفتے یا کم از کم ہر مہینے یہ محاسبہ کرلینا چاہیے کہ اس سے کوئی ایسا قول وفعل تو سرزد نہیں ہو گیا ہے جو صحیح عقیدہ کے منافی ہو، یا دین کے ستون نماز میں کوتاہی تو نہیں ہو رہی ہے، کیا اسلام کے بقیہ ارکان صحیح طور پر ادا ہو رہے ہیں، یا مذکورہ بالا کبیرہ گناہوں کا مرتکب تو نہیں ہو رہا ہے، اور اسے توبہ کی توفیق ہو رہی ہے کہ نہیں؟ لہٰذا اے بھائی! آپ کو سچی توبہ کرنے میں جلدی کرنی چاہیے کیونکہ کبیرہ گناہ سچی توبہ کرنے سے معاف کردیا جاتا ہے۔ (إن شاء اللہ)۔

اسی طرح توبۃ النصوح کی چند شرطیں ہیں:

اول: گناہ کے ارتکاب پر شرمندہ ہونا۔

دوم: گناہ کو دوبارہ نہ کرنے کا عزم مصمم کرنا۔

سوم: اخلاص کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے توبہ کرنا۔

چہارم: گناہ کے ارتکاب میں حقوق العباد کی حق تلفی کی صورت میں حق صاحب حق تک پہنچانا، جیسے آپ نے کسی شخص کو گالی دی، یا زبردستی اس سے کوئی چیز حاصل کرلی، تو سب سے پہلے ان حقوق کو واپس کیا جائے، اور اس سے معافی کی درخواست کی جائے۔

اور اگر کسی سے ایسا گناہ سرزد ہوا ہو جس میں کسی دوسرے شخص کی حق تلفی نہ ہوئی ہو تو اس سے توبہ کرنے کے لیے مذکورہ بالا پہلی تین شرطیں کافی ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے گناہوں کو معاف، اور توبہ کو قبول فرمائے، إِنَّهُ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: « كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ، وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ »

(ابن ماجه: ٤٢٥٤) حسن.

"ہر آدمی سے غلطی سرزد ہوتی ہے، لیکن غلطی کرنے والوں میں سے اچھے وہ لوگ ہیں جو توبہ کرلیتے ہیں۔"

کبیرہ گناہ کے متعلق یہاں یہ بات واضح کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جب گناہ کبیرہ کسی سے سرزد ہوتا ہے تو اس کا گناہ صرف اسی شخص تک محدود رہتا ہے، ہاں اگر اس نے کسی دوسرے کی اس کے ارتکاب کرنے میں مدد کی ہے تو اس کو بھی مرتکب ہونے والے کی طرح گناہ ملے گا، اور یہی اصول گناہ صغیرہ کے متعلق بھی ہے۔

اس لیے ہر مسلمان کو داعیِ خیر ہونا چاہئے اور داعیِ شر و معصیت نہیں ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب لوگوں کو اس سے محفوظ رکھے۔ اِنَّهُ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ، وَصلّٰى اللّٰهُ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ، وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

☆☆☆

فصل

بعض ان گناہوں کا بیان جن کے کبیرہ ہونے کا احتمال ہے:

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: « مَنْ خَبَّبَ زَوْجَةَ امْرِئٍ أَوْ مَمْلُوكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا » (أبوداود: ٥١٧٠) صحيح.

”جس نے کسی کی بیوی یا غلام کو اس کے خلاف بھڑکایا وہ ہم میں سے نہیں۔“

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ هَجَرَ أَخَاهُ سَنَةً، فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهِ » (أبوداود: ٤٩١٥) صحيح.

”جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کو ایک سال تک چھوڑے رکھا تو یہ اس کا خون بہانے کی مانند ہے۔“

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهُ دُونَ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ، فَقَدْ ضَادَّ اللَّهَ » (أبوداود: ٣٥٩٧) صحيح.

”اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ کسی حد کے نفاذ میں جس کی سفارش حائل ہوگئی اس نے اللہ کے حکم کی مخالفت کی۔“

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لاتَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ: سَيِّدٌ، فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا، فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ » (أبوداود: ٤٩٧٧) صحيح.

”منافق کو سردار نہ کہو، کیونکہ اگر وہ تمہارا سردار ہوگیا تو سمجھو کہ تم نے اپنے رب کو

ناراض کرلیا۔"

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ، فَخَذَفْتَهُ بِعَصَاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ » (بخاري: ٦٩٠٢، مسلم: ٢١٨٥) صحيح.

"جس نے بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکا تو ان کے لئے روا ہے کہ اس کی آنکھیں پھوڑ دیں۔"

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرْ اللهَ » (ترمذي: ١٩٥٥) صحيح لغيره.

"وہ شخص اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا جو لوگوں کا شکر ادا نہ کرے۔"

فہرست